Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۵ صفر ۱۳۹۳ھ | ۱۱ امان ۱۳۵۲ ہش | ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۵۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت میں اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر گرے رہو!

وہ شخص جو نماز میں خدا کے حضور گریاں رہتا ہے امن و سکون حاصل کر لیتا ہے

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اُس نے ایمان کا حظ نہیں اُٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکّروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے۔ ختم کرتے ہیں۔ اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اُس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دُعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دُعا مانگو۔ نماز کو دُعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھول کر، سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے۔ اسلئے سُورۂ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دُعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت بنائے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح چاہیئے کہ پُوری تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔

پس جب تک نماز میں تضرّع سے کام نہ لے اور دُعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے، نماز میں لذّت کہاں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ محترم سید داؤد احمد صاحب تا حال راولپنڈی میں خون کا دباؤ بہت بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گذشتہ شب یہ اطلاع موصول ہوئی کہ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت محترم میر صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ایک حافظ قرآن جو علم قرأت و تجوید کے اچھے ماہر ہیں۔ قرآنِ مجید پڑھانے کی خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ ضرورت مند جماعتیں دفتر ہذا کو لکھیں۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں بطور خاص اس اعلان کی طرف توجہ فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ کل بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاری فرمودہ تحریک وصیت کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب کو توجہ دلائی کہ انہیں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہو کر یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ انہوں نے فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے تقویٰ کی زندگی بسر کی ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالےٰ کے وعدے کے مطابق وہ حیات اخروی میں بہشتی زندگی کے وارث ہوں گے۔ اس سلسلے میں آپ نے رسالہ الوصیت کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا اور احباب جماعت کو یہ رسالہ زیر مطالعہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

لازمی چندہ جات جلد ادا فرما دیجئے!

احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انہیں تلقین فرماتے ہیں:۔

"انہیں اُن لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے جو اللہ کی عطاء یعنی وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے، اُس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۴ ارشہادت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء)

خدا کے دیئے ہوئے مال کو خدا کی رضاء کے حصول کے لئے اُس کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔ اور لازمی چندہ جات ۔ چندہ عام ۔ حصہ آمد ۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات فوراً ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور آپ کے کاموں میں بے انتہاء برکت دے گا۔ انشاء اللہ

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دار الرحمت غربی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ماہ امان ۱۳۵۲ ہش

قرآن عظیم کی انقلاب انگیز تاثیر

اللہ تعالیٰ کے کلام میں جو جذب و کشش اور انقلاب انگیز تاثیر ہوتی ہے وہ کسی انسانی کلام میں نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ سعید الفطرت انسان جن کے اندر قلب صادق پہلے سے موجود ہوتا ہے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ حتیٰ کہ کلام الٰہی کو سنتے ہی کوئی دلیل یا نشان طلب کئے بلا پس و پیش بغیر قبولِ حق پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور پھر اُن کی ایسی قلب ماہیت ہوتی ہے کہ وہ یکسر نئے انسان بن جاتے ہیں۔ کلام الٰہی کی اس عظمت و جلالتِ شان کا ذکر ابتدائی مسیحیوں کے ایک سرخیل پولوس نے بھی اپنے ایک خط میں کیا ہے۔ چنانچہ اُس نے لکھا ہے :۔

"خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے بھی زیادہ تیز ہوتا ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے۔"
(پولوس کا خط عبرانیوں کے نام باب ۴ آیت ۱۲)

یہ وصف خدا تعالیٰ کے سب سے اعلیٰ و اولیٰ و اجلیٰ اور سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ کلام الٰہی یعنی قرآن عظیم میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اور اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے خود قرآن ہی میں دعویٰ کیا ہے اور بتایا بھی خاص طور پر اہل کتاب کے بعض علماء نیز زاہدوں اور عابدوں کے تعلق ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے :۔

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝
(بنی اسرائیل آیت ۱۰۸)

یعنی جو لوگ عیسائیوں اور یہودیوں میں سے صاحب علم ہیں جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گر پڑتے ہیں اور کہتے کہ ہمارا خدا تخلف وعدہ سے پاک ہے۔ ایک دن ہمارے خداوند کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا اور روتے ہوئے منہ پر گر پڑتے ہیں اور خدا کا کلام ان میں فروتنی اور عاجزی کو بڑھاتا ہے۔

(۲) وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۸۴)

یعنی سب فرقوں میں سے مسلمانوں کی طرف زیادہ تر رغبت کرنے والے عیسائی ہیں کیونکہ ان میں بعض اہل علم اور راہب بھی ہیں جو تکبر نہیں کرتے اور جب خدا کے کلام کو جو اُس کے رسول پر نازل ہوا ہے سنتے ہیں تو تو دیکھتا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے کہ وہ حقانیت کلام الٰہی کو پہچان جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا ہم ایمان لائے ہم کو اُن لوگوں میں لکھ لے جو تیرے دین کی سچائی کے گواہ ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جہاں یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کی اور بالخصوص یہودیوں نے دشمنی کے اظہار میں حد کر دی وہاں ان میں ایسے سعید الفطرت اہل علم اور عابد و زاہد بھی خاصی کثیر تعداد میں موجود تھے جن پر قرآن مجید کی آیات کا عجیب اثر ہوا۔ وہ ان کے لئے دو دھاری تلوار سے بھی زیادہ تیز ثابت ہوئیں۔ معجزانہ تاثیر سے مسحور ہو کر یوں یہ کلام الٰہی جان اور روح اور جوڑ جوڑ اور گودے گودے کو جدا کر کے ان میں سے گزر گیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اپنی ٹھوڑیوں کے بل زمین پر گر پڑے اور وہ اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان لائے بغیر نہ رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا :۔

لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ (آل عمران آیات ۱۱۴ تا ۱۱۶)

سب اہل کتاب برابر نہیں ہیں۔ اُن ہی میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو اپنے عہد پر قائم ہے وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ وہ اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں اور جو نیکی بھی وہ کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ نزولِ قرآن کے زمانہ میں جہاں اہل کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی اکثریت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دینِ حنیف کی مخالفت میں زور لگایا وہاں ان میں ایک خاصی تعداد ایسے علماء اور عارفین کی بھی تھی جو اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا (فاطر آیت ۲۹) کے مصداق تھے اور یہی وہ لوگ تھے کہ اُن پر جب قرآن مجید کی آیات پڑھی گئیں تو ان کی حالت ہی اور ہو گئی اُن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے وہ خدا تعالیٰ کی حمد بجا لاتے ہوئے سجدوں میں گر گئے اور ایمان لانے کے بعد تعلق باللہ میں ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے۔ یہ خوش نصیب اہل کتاب کون لوگ تھے؟ تاریخ اسلام کی روشنی میں اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

اُٹھو، بابِ رحمت کو ہم کھٹکھٹائیں!

نئی اُٹھ رہی ہیں چمن پر گھٹائیں — گھٹائیں جو لائیں ہزاروں بلائیں
بلائیں کہ جن کے تسلّط میں آکر — صبا راہ بھولے، کنول ٹوٹ جائیں

محافظ ہے وہ ذات خود اس چمن کی — عطا جس نے کیں زندگی کی ہوائیں
نکھارا، سنوارا، گل و یاسمن کو — عنادل کو دیں، دلکشی کی ادائیں

تقاضائے جوشِ وفا بھی یہی ہے — درِ بابِ رحمت کو یوں کھٹکھٹائیں
جبینوں سے ٹپکے عرقِ بندگی کا — نگاہوں سے اُٹھیں دِلوں کی دعائیں

جواں عزم ہے مقتضی۔ ناؤ لے کر — شدائد کے منجدھار سے پار جائیں
اُٹھے موجِ طوفاں تو لنگر اُٹھا دیں — ہو رُخ آندھیوں کا تو دیپک جلائیں

میں کس طرح اُن ولولوں کو سنبھالوں — تہِ خاک بھی جو اُڑیں، تھرتھرائیں
یہ شوریدہ ارماں، یہ خوابیدہ شعلے — جو جینے نہ دیں اور مرنے نہ پائیں

ازل سے یہ قانون ہے زندگی کا — جو بوئیں وہ کاٹیں جو ڈھونڈیں وہ پائیں
محبت کی کرنوں کی مشعل جلا کر — کرم یاد رکھیں، ستم بھول جائیں

صدا دے رہا ہوں کہ بھٹکے ہوؤں کو — کہ آئیں حصارِ سکینت میں آئیں
بنیں گروہ خاکِ رہِ پاک احمدؐ — ستارے بنے عرش پہ جگمگائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آپ کو یہ عزم کر لینا چاہئیے کہ ہم نے بقایوں کو ادا کرنا اور سال رواں کا بجٹ پورا کرنا ہے

مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے اور وہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ انعامات الٰہیہ کا وارث بنتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ راخاء ۱۳۵۰ ہش (۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت کی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الانفال آیت ۲۹)

اور پھر فرمایا :-

میں احباب جماعت کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا۔ اس لئے یہاں آگیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس حد تک مجھے توفیق دی اپنی ذمہ داری کو نباہو نگا سورہ انفال کی اس آیت میں

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتاتا ہے

کہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں جن میں سے مال و دولت کی نعمت بھی ہے اور بچے بچیوں کی نعمت بھی ہے یہ اس لئے عطا کی ہے کہ اس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

اس دنیا کے امتحانات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے (یعنی جو انسان کی عقل اور فطرت نے سمجھا اور سمجھایا ہے وہ یہ ہے) کہ انسانی زندگی میں امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ درجہ بدرجہ مختلف امتحانات ہیں سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے وہ پہلے کچی پہلی کا اور پھر پکی پہلی کا امتحان دیکر دوسری تیسری چوتھی اور اسی طرح دسویں جماعت تک پہنچتا ہے۔ پھر دسویں جماعت کے امتحان کے بعد ایف اے یا ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے۔ پھر علوم کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں مثلاً کچھ طلباء بی اے تک پھر ایم اے تک اور پھر ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی تک جاتے ہیں۔ کچھ انجینیرنگ میں جاتے ہیں اور مختلف امتحانات میں گذرتے ہیں۔ کچھ طب کی طرف جاتے ہیں اور ڈاکٹر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کچھ کو بعد میں نوکریاں مل جاتی ہیں پھر وہ ڈیپارٹمنٹل امتحانات میں سے گذرتے ہیں۔

جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر امتحان کے بعد ایک تو انعام مقرر کیا جاتا ہے یعنی کامیابی ملتی ہے اور دوسرے ایک نئے اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے۔ پہلی کے بعد دوسری کا امتحان ایک نیا امتحان ہے اور یہ پہلی کے امتحان سے بڑا ہے۔ اسی طرح دسویں کے بعد ایف اے اور بی اے اور اس کے بعد ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کے جو امتحانات ہیں پہلے امتحان میں کامیابی کی شکل میں انعام بھی ملا اور ایک نئے امتحان کا دروازہ بھی کھلا اور نئے امتحان کا دروازہ ناکامی کی صورت میں نہیں کھلتا۔ کوئی شخص دسویں جماعت میں فیل ہو کر انٹرمیڈیٹ یا ایف اے ایف ایس سی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ دروازہ اس کے اوپر بند ہو گیا۔ اسی طرح جو بی اے میں فیل ہوتا ہے اس پر ایم اے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جو بی ایس سی میں فیل ہوتا ہے۔ اس پر اگلا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہی حال (کچھ اس سے ملتا جلتا) روحانی دنیا کا ہے۔ اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مومن کا ہر قدم

پہلے سے آگے بڑھتا ہے مومن کی زندگی کا ہر سال اگر وہ کامیاب ہوتا ہے اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو پہلے سال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ امتحانات میں سے گذرنے اور زیادہ انعامات کا وارث بننے کا سال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو اولاد دی ہے یہ تمہارے آخری امتحان کا نتیجہ نہیں ہے کہ انعام مل گیا اور اب تم نے تسلی پکڑ لی۔ آخری امتحان کا نتیجہ تو خاتمہ بالخیر ہونے کے بعد انسان کو ملتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے بڑی وضاحت کے ساتھ مشاہدہ کرتا اور جو محبت اور عشق کا سرور ہے وہ صحیح اور حقیقی معنے میں اسی وقت اس کو ملتا ہے۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارا دینے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پیار کا بھی اظہار کرتا ہے اور اپنے

حسن و احسان کے جلوے

بھی اسے دکھاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک انسانی فطرت اور اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جد و جہد کے نتیجہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے مطابق ہوتا ہے لیکن وہ وہاں کھڑا نہیں رہتا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ اگرچہ میں نے تمہیں روحانی ترقیات کی طاقتیں تو دی تھیں لیکن تم نے ایک امتحان پاس کر لیا اب تمہیں مزید کچھ نہیں ملے گا۔ مزید امتحان کا دروازہ کھولا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف نہیں اس ورلی زندگی کے متعلق بھی ہمارے سامنے یہی تصویر رکھی گئی ہے اور اُخروی زندگی کے متعلق بھی یہی تصویر رکھی گئی ہے۔

بعض ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔ ابھی سب کچھ نہیں ملا۔ کیونکہ سب کچھ ملنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے اوپر مزید ترقیات کے دروازے بند ہو گئے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ

اُخروی زندگی میں ارتقاء کا غیر متناہی دور

ہوگا البتہ وہاں دنیوی رنگ کے امتحان نہیں ہوں گے وہ تو دنیا ہی اور رنگ کی ہے جس کے متعلق بتانے والے (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا ہے کہ نہ تمہاری آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے نہ تمہارے کان اُسے سن سکتے ہیں اور نہ تمہاری عقل اس کا احاطہ کر سکتی ہے مثالوں میں ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ دار ابتلاء نہیں ہے۔ ہماری یہ زندگی جو ابتلاء اور امتحانوں کی زندگی ہے اس سے تو وہ مختلف ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہاں ترقیات کے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے البتہ کسی طریق پر انسان زیادہ سے زیادہ انعامات حاصل کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا اس کا ہمیں پتہ نہیں لیکن ہمیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی یہی طریق رکھا ہے کہ آج (گذری ہوئی) کل سے بہتر اور آنے والی کل آج سے بہتر ہوگی۔ ویسے حالات اور مخلوق کے لحاظ سے زمانہ کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔ اس دنیا میں بھی انسان کا زمانہ کے متعلق تصور اور اُس کیڑے کا تصور جس کی زندگی چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتی مختلف ہوتا ہے کیڑے کا تصور کیا ہے؟ اس کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن ہماری عقل کہتی ہے کہ وہ بہرحال مختلف ہوتا ہے۔

شہد کی مکھی

جو ہر وقت اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس کی ساری زندگی ۵۴ اور ۶۰ دنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوتی۔ غرض ہر شہد کی مکھی اپنی پیدائش سے ۵۴ اور ۶۰ دن کے درمیان کام کرتے ہوئے مرجاتی ہے اور یہ ہمیں بہت سارے سبق دیتی ہے جو اس وقت میرے مضمون کا حصہ نہیں۔ اسی طرح شہد کی مکھیوں کی ماں جو ان کی ملکہ کہلاتی ہے اس کی عمر ۴ اور ۵ سال کے درمیان ہوتی ہے اب یہ وقت کا تصور دونوں کے لئے بڑا مختلف ہوگا۔

اگر ہم شہد کی مکھیوں پر غور کریں اور اپنی عقل سے کام لیں تو پتہ لگتا ہے کہ ایک تو بڑی جلدی پڑی ہوتی ہے کہ وہ ۵۴ دن میں زیادہ سے زیادہ کمائے مثلاً ایک شہد کی مکھی جب ایک خاص عمر میں شہد اکٹھا کرنے کے لئے جاتی ہے تو وہ صبح سے شام تک اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس پر ایک جنونی کیفیت طاری ہوتی ہے ایک دن میں شاید ہزارہا میل کا سفر کرتی ہے۔ جاتی ہے آتی ہے پھولوں کا رس چھتے میں رکھتی ہے۔ پھر جاتی ہے اور اس طرح وہ چکر لگا رہی ہوتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ میری چھوٹی سی زندگی ہے اس میں زیادہ کماؤں۔ یہ کیفیت انسان میں بھی پیدا ہونی چاہیئے بعضوں میں ہوتی ہے اور بعضوں میں نہیں ہوتی۔

دوسری طرف شہد کی مکھیوں کی جو ملکہ ہے اسے یہ دھڑکا لگا ہوا ہوتا ہے کہ کہیں ۵۴ دن کے بعد میرا چھتہ مکھیوں سے خالی نہ ہو جائے اس واسطے وہ ایک ایک دن میں دو دو ہزار انڈے دے دیتی ہے۔ اور یہ اس کے اپنے وزن سے اڑھائی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی زندگی کے لحاظ سے ایک لگن لگائی ہوتی ہے۔

بہرحال ہماری عقل کہتی ہے کہ مکھیوں میں وقت کا ایک احساس پایا جاتا ہے گو مکھی کا جو احساس ہے وہ تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جب ہم اس کی زندگی پر غور کرتے اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اسے وقت کا احساس اور قسم کا ہے اور ہمیں وقت کا احساس اور قسم کا ہے اُخروی زندگی میں وقت کا احساس اور قسم کا ہوگا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ وہ احساس کیا ہے؟ لیکن جو بھی احساس ہوگا اس میں ایک وقت کے بعد جو دوسرا وقت آئے گا وہ پہلے سے بہتر ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

قرب کے درجات

غیر محدود ہیں اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں غرض اللہ تعالیٰ اور انسان میں اتنا بُعد ہے کہ وہ بُعد تو پاٹا نہیں جا سکتا لیکن انسان اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

میں یہاں کی اس مادی دنیا کا ذکر کر رہا ہوں ہر سال خدا تعالیٰ کے بندے ایک نئے امتحان میں سے گذرتے ہیں اور ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کے ایم اے کی کلاسز کی طرح قریباً سارے ہی پاس ہو جاتے ہیں یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے اس امتحان کی کامیابی پر اگرچہ ایک انعام بھی ملتا ہے لیکن یہ کامیابی ایک نئے امتحان اور ایک بڑے انعام کا دروازہ بھی کھولتی ہے جس نئے امتحان کا دروازہ کھولا جاتا ہے وہ پہلے سے بڑھ کر سخت اور مشکل ہوتا ہے وہ زیادہ محنت طلب ہوتا ہے یا مذہبی اصطلاح میں کہیں گے کہ اس کے لئے انسان کو زیادہ مجاہدہ اور زیادہ جہاد کرنا پڑتا ہے اسی واسطے آپ اپنی (مراد جماعت احمدیہ کی یعنی میری اور آپ کی جو زندگی ہے (بحیثیت جماعت) اس زندگی پر غور کریں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ فضل نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہر سال پہلے سال سے ہر لحاظ سے زیادہ ترقی کرتی ہے لیکن میں اس وقت ہر لحاظ کی بات نہیں کروں گا۔ صرف مالی قربانی کی بات کروں گا۔

میں نے پہلے بھی ایک موقع پر بتایا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک بیرون پاکستان کی جماعتوں کے چندے یعنی مالی قربانی قریباً صفر تھی استثنائی طور شاید آپ کو کہیں نظر آ جائے تو آ جائے ورنہ صفر تھی چنانچہ بیرون پاکستان کی احمدی جماعتوں نے پہلی بار ۱۹۴۵ء میں مالی قربانی دینی شروع کی یعنی پہلی بار ان کی مالی قربانی ۱۹۴۵ء میں ہمارے سامنے آئی اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا پھیلاؤ زیادہ ہے بہر حال جو چیز ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کی جماعتوں سے ان کی مالی قربانی اگر زیادہ نہیں تو برابر ضرور ہوگی وہ ہم سے بہت پیچھے (یعنی ۱۹۴۵ء میں) آئے اور اب وہ ہم سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے پہلو بہ پہلو تو وہ اس وقت تک پہنچ چکے ہیں ... اس وقت ...

بجٹ کے لحاظ سے

جتنی آمدنی ہونی چاہیئے اس سے قریباً پانچ ساڑھے پانچ لاکھ روپے کم آمد ہوئی ہے اور دو لاکھ سے زیادہ موصیوں کا حصہ آمد کم ہے اب جس دل نے انتہائی پیار کے ساتھ اپنی آمد کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اس پر ہم بدظنی تو نہیں کر سکتے البتہ کئی مجبوریاں ہوتی ہیں بعض دفعہ ایک چھوٹی سی مجبوری بھی ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہے بعض دفعہ ایک بالکل معمولی رسی سے گھوڑے کا پاؤں باندھ دیا جائے جسے وہ ایک ذرا سی حرکت سے توڑ سکتا ہے لیکن گھوڑا اپنے آپ کو بندھا ہوا محسوس کرتا ہے بعض دفعہ انسانوں کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ کیفیت بہر حال دور ہونی چاہیئے اور انشاء اللہ دور ہوگی ...

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ اس وقت سے اس پر ثواب شروع ہوتا ہے۔ آپ دو مہینے ثواب سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے بہر حال غلطی ہوئی ہے اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ

یہ عزم کر لینا چاہیئے

کہ ہم نے ان بقایا جات کو پورا کرنا ہے۔

آپ نے سالِ رواں کے لئے کام کے جو منصوبے مشاورت کے موقع پر باہمی مشورے سے منظور کئے تھے اور ان کاموں کے کرنے کے لئے جس رقم کی آپ نے ضرورت محسوس کی تھی اور جس کے مطابق آپ نے بجٹ بنایا تھا وہ بجٹ پورا ہونا چاہیئے ورنہ وہ کام نہیں ہو سکیں گے۔ پھر اگلی مشاورت کے موقع پر عہدیدار اگر یہ نہیں کہیں گے کہ ان سے سستی ہوگئی، انہوں نے احباب جماعت کو یاد دہانی نہیں کرائی بلکہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ کام کیوں نہیں ہوا۔ وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ اس کام کے لئے اتنے روپے کی ضرورت تھی۔ جب تک وہ روپیہ مہیا نہ ہو وہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔

بہر حال میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اس تفصیل میں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔ (طبیعت سے مراد بیماری نہیں بلکہ فطرت ہے بیماری میں تو مجھے جتنی توفیق ملے گی بولوں گا) اس واسطے کہ مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تجھے مخلصین کی ایک جماعت دوں گا جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی۔ یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا لیکن کبھی دوسرے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کبھی ہمارے دلوں میں ایک وہم سا پیدا ہو جاتا ہے کیوں آپ وہم پیدا کر کے مجھے پریشان کرتے ہیں؟ تھوڑی سی رقم ہے سستی دور کریں اور رقم ادا کر دیں، تاکہ ہم اپنے کام کریں اور آگے بڑھیں۔ انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ آپ کو اتنا مال دے رہا ہے کہ آپ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اور پھر وہ آپ کو مالی قربانی کی توفیق بھی دے رہا ہے اور آپ سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اجر عظیم دے گا۔ اور وہ اپنا وعدہ پورا بھی کر رہا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اولاد اور اموال تو امتحان ہیں۔ دُنیا کے امتحان کے نتیجہ میں تو ذرا سا انعام ملتا ہے مثلاً ایک آدمی ایم اے پاس کر لیتا ہے لیکن یہ چھوٹا سا انعام ہے کیونکہ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو انعام صرف اتنا ملتا ہے کہ ایم اے کی ڈگری مل جاتی ہے لیکن حکومت ان کے لئے نوکری کا سامان نہیں کرتی وہ چھوٹا سا انعام یعنی ڈگری لے کر پھر بھی پریشان پھر رہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے تو یہ سلوک نہیں ہوتا۔ وہ تو صرف پاس ہی نہیں کرتا۔ وہ صرف رحیم ہی نہیں ہے صرف استحقاق ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ

مالک یوم الدّین

بھی ہے ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہے وہ جب استحقاق پیدا کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی کہتا ہے یہ لو۔ اور دُنیا حیران ہے اور ہم اپنے پیارے رب کے پیارے جلوؤں کو دیکھ کر خوشی سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ میں تمہیں دنیا کی طرح اجر نہیں دوں گا۔ بلکہ میرا اجر تو اجر عظیم ہے (عظیم عربی لغت کے لحاظ سے اس عظمت کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی عظمت نہ ہو۔) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اجر میں نے دینا ہے اس سے بڑھ کر اجر تمہیں کہیں اور نہیں مل سکتا پس یہ عظیم اجر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور یہ عظیم اجر ہے جسے ہم عملاً اللہ تعالیٰ سے وصول کر رہے ہیں اور جس پر ہم خوش ہیں۔

پس اس اجر عظیم کے حصول میں اپنی سستیوں کے نتیجہ میں ذہنی طور پر کمی کیوں پیدا ہونے دیں؟ جس طرح ایک اونگھنے والے آدمی کو جھٹکا لگتا ہے اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ بیدار ہو جاتا ہے میں بھی ویسا ہی ایک ہلکا سا جھٹکا آج لگانا چاہتا ہوں تاکہ آپ بیدار ہو جائیں اور کمی کو پورا کر دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہر روز زیادہ سے زیادہ بڑی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے اور مجھے بھی اس کی توفیق دے۔ اسی کے فضل کے بغیر یہ توفیق بھی نہیں ملتی" (الفضل ۵ نومبر ۱۹۷۱ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم ارشاد

"خدمت خلق کا اصل کام یہ ہے کہ خدام کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا جائے۔ نجار نجاری سکھائیں۔ معمار معماری سکھائیں۔ تاجر تجارت کے اصول سکھائیں اسی طرح دوسرے پیشہ ور سال کے دوران میں دو تین یا چار خدام کو اپنے پیشے سکھائیں۔ اگر یہ طریق جاری رہے تو بہت سے نئے کاریگر تیار ہو سکتے ہیں۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہنر جاننے والے خدام سے اپیل ہے کہ وہ کم از کم ایک خادم کو اپنا ہنر مفت سکھائیں۔ قائدین ایسے خدام کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (مہتمم صنعت و تجارت، خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

۳

مکرم مسز محمد اشرف خان صاحب	سرگودھا	۴۰٫۰۰	روپے
جماعت احمدیہ منڈرانی ضلع ڈیرہ غازی خان		۱۲٫۰۰	"
مکرم محمد سعود خان صاحب	"	۵٫۰۰	"
" مستری ظہور احمد صاحب دار الرحمت غربی	ربوہ	۲٫۰۰	"
جماعت احمدیہ ڈسکہ		۳٫۰۰	"
" ڈاکٹر عبد الوحید صاحب	بھکر	۵٫۰۰	"
" چوہدری منظور احمد صاحب کاہلوں	ملتان	۱۰٫۰۰	"
" محمد صادق صاحب	لطیف نگر فارم	۲۲٫۰۰	"
جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ		۵٫۰۰	"
" ملک محمود احمد صاحب	حیدر آباد سندھ	۱۵٫۵۰	"
" ضیاء الحق صاحب	کوئٹہ	۲۵٫۰۰	"
" محمد ابراہیم صاحب	ربوہ	۵٫۰۰	"
" ڈاکٹر زبیر صاحب	پاراچنار	۲۰٫۰۰	"
" عبد الحق صاحب	ساہیوال	۳۰٫۰۰	"
" جماعت احمدیہ	اسلام آباد	۵۵٫۰۰	"
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب		۱٫۲۵	"
" محمد سلیمان صاحب چک ۹۰ ۳ ڈبلیو بی ملتان		۴٫۰۰	"
" رفیق احمد صاحب بدین ضلع حیدر آباد		۴۰٫۰۰	"
" چوہدری نذیر احمد صاحب		۱۷٫۹۶	"
" مفتی حامد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی		۱۰٫۰۰	"
" شفاعت احمد امینی صاحب	گوجرانوالہ	۱۵۰٫۰۰	"
" کرنل سید ضیاء الحسن صاحب	راولپنڈی	۱۰۰٫۰۰	"
مکرمہ شمس النساء صاحبہ	کراچی	۱۰٫۰۰	"
" میجر منظور الحسن صاحب	گجرات	۱۰۱٫۰۰	"
" حنیف الرحمٰن صاحب		۱۰٫۰۰	"
" چوہدری محمد عبد الرشید صاحب	لندن	۱۵۰٫۰۰	"
" مرزا منور بیگ صاحب برلاس	کوئٹہ	۲۵٫۰۰	"
" چوہدری بشیر الدین احمد صاحب	راولپنڈی	۲۰٫۰۰	"
" ملک عبد الحفیظ صاحب از طرف ملک عبد المجید صاحب مرحوم		۵٫۰۰	"
" متعلم جامعہ احمدیہ		۲٫۰۰	"
" بشارت احمد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۵٫۰۰	"
" شیخ عبد القدیر صاحب	ربوہ	۱۰٫۰۰	"
" چوہدری ڈاکٹر مفضل کریم صاحب	لائل پور	۱۲٫۰۰	"
" ڈاکٹر محمد الدین صاحب	وہاڑی	۹۰٫۰۰	"
مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
" قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ از طرف قیصر محمود		۵۰٫۰۰	"
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری اعجاز احمد صاحب منڈی بہاؤالدین		۱۰٫۰۰	"
" " آر۔ یو۔ باجوہ صاحب	"	۱۵٫۰۰	"
" " چوہدری محمود احمد صاحب	"	۱۰٫۰۰	"
" " فیض احمد ظفر صاحب	"	۵٫۰۰	"
" محمود صاحبہ		۱٫۰۰	"
" بیگم صاحبہ مکرم کیپٹن لطیف احمد صاحب باجوہ		۵۰٫۰۰	"
جماعت احمدیہ حلقہ شوگر ملز منڈی بہاؤالدین		۲۰٫۰۰	"
مکرمہ رشیدہ صاحبہ بیگم خلیفہ طاہر احمد صاحب کوئٹہ		[illegible]٫۰۰	"

(باقی)

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نائیجیریا میں تقسیم انعامات کی تقریب

فنانس کمشنر کانو سٹیٹ کا احمدیہ مسلم مشن کو خراج تحسین

(مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مبلغ انچارج نائیجیریا)

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو میں دسمبر کے وسط میں تقسیم انعامات کی جو تقریب منعقد ہوئی اس میں کانو سٹیٹ کے فنانس کمشنر صاحب جناب الحاج ٹانکو یاکاسائی اور دیگر معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس تقریب کی جو رپورٹ کانو سٹیٹ کے ماہ جنوری کے سرکاری بلیٹن میں بعنوان "فنانس کمشنر کا احمدیہ مسلم مشن کو خراج تحسین" شائع ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:-

"کانو ۸ جنوری۔ کانو سٹیٹ کے فنانس کمشنر جناب الحاجی ٹانکو یاکاسائی نے احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی ملک میں تعلیمی معیار کو فروغ دینے میں انتھک مساعی پر دلی طور پر خراج تحسین فرمایا

جناب کمشنر صاحب نے یہ تاثرات حال ہی میں اس وقت پیش فرمائے جبکہ آپ سالانہ تقریری مقابلہ جات اور تقسیم انعامات کے موقعہ پر اساتذہ اور طلباء سے خطاب فرما رہے تھے۔

آپ نے اپنے خطاب میں اس تعلیمی خلا کا بھی ذکر فرمایا جو ملک کے جنوب اور شمالی حصوں میں ہے۔ اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ محنت اور کوشش سے اس خلا کو پر کر لیں۔

سیکنڈری سکولوں اور کالجوں میں طلباء کے داخلہ کے متعلق کوٹا سسٹم کی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب کمشنر صاحب نے اس بات کا بھی اظہار فرمایا کہ اس نظام میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس کے متعلق فریقین کی طرف سے جو دلائل پیش کئے جا رہے ہیں اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ قوم کو سخت تعلیمی مسائل درپیش ہیں اور اس سے قوم بخوبی واقف ہے اب جس امر کی ضرورت ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ ہمیں ان کے حل دریافت کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

اس تقریب کے موقعہ پر سکول کے پرنسپل جناب آر اے ثاقب صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس سال کے دوران سکول میں کل چھ اساتذہ تھے، جن میں سے تین گریجویٹ تھے۔ اور طلباء کی تعداد ۱۱۶ اور ۹۶ کے درمیان رہی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اس وقت سکول میں آٹھ مضامین پڑھائے جاتے ہیں جن میں حساب کیمسٹری اور بیالوجی بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ جب گزشتہ سال ماہ فروری میں سٹیٹ کے محکمہ تعلیم کا ایک وفد سکول کے معائنہ کے لئے آیا تو اس نے سکول کے اساتذہ اور طلباء کی ترقی اور کوشش پر اطمینان کا اظہار فرمایا تھا۔

اپنی تقریر کے دوران پرنسپل صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ سکول کی انتظامیہ نے سکول کی نصابی تعلیم کے علاوہ سکاؤٹنگ اور کھیلوں کی حوصلہ افزائی کی تاکہ اس کے ذریعہ چست اور صحت مند طلباء پیدا کئے جا سکیں۔

طلباء کے علم کو وسعت دینے کے لئے اور ان کو متعلقہ متنوع پیشوں سے متعارف کرنے کے لئے ملک کی مشہور و معروف ہستیوں کو طلباء کو خطاب کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بلایا جاتا رہا۔ جن میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:-

پرنسپل اڈوانس ٹیچرز کالج کانو مسٹر ڈی اے الف انویاں۔

مسٹر جے ڈالی ڈپٹی آف سنٹرل بینک۔ پیر معلم الف والی۔ پرمانینٹ سیکرٹری، برائے منسٹری آف انفارمیشن اینڈ کلچرل افیئرز کانو۔

ایک قدم اور آگے
شہزین
مرض اٹھرا کیلئے مفید اور موثر ترین
کامیاب دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ — سٹاکسٹ محمد خان گوجرانوالہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے — نور
اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ
یعنی
مجموعہ اشتہارات
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں۔ ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں ہدیہ فی جلد علاوہ محصولڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ
آرڈر ریزرو کر دالیں۔ ملنے کا پتہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۱۸۹

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون نمبر ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق ہونے کے
سادہ و جڑاؤ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ ڈنر کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۲۶

شفائے اپھارہ
جانوروں کی جان لیوا اپھارہ چند منٹوں میں غائب کرنے والی مجرب دوا
اس کا سٹاک ضرور اپنے پاس محفوظ رکھیں
فی پیکٹ ۷۵ پیسے
ایک درجن ۸ روپے
دو درجن بازار پر ڈاک خرچ معاف
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

بواسیر خونی ہو یا بادی عہد حاضر کا فوری دائمی مکمل اور سائنٹیفک علاج
بواسیر کی خوراک مفت
پائلز کیور مکمل کورس دس روپے ڈاک خرچ ۱.۵۰ روپے
پیشکردہ: کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت چھ صد گولیاں ۲ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

احباب ہمیشہ اپنی
قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹرز سرگودہا
کی آرام دہ وقت کی پابند بسوں پر سفر کریں

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان
سفر کرنے کے لئے
ہمیشہ
کراؤن بس سروس
پر سفر کریں

بیاض نور الدین
یہ طبی کتاب حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح اوّل طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی تصنیف ہے آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۰۰۔ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب قیمت مجلد ۱۳/۵۰ روپے غیر مجلد ۱۲ روپے علاوہ محصول ڈاک منگوانے کا پتہ
شوکت بکڈپو رجسٹرڈ شاہدولہ چوک گجرات

دانت اچھے صحت اچھی
دانتوں اور مسوڑھوں کا معائنہ و مشورہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں جان مکرم صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب صاحب کو جوڑوں میں درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مسعود احمد ملک معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا)

۲۔ میری ہمشیرہ کا ولادت سے جناح ہسپتال کراچی میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق مریضہ کو کینسر ہو گیا ہے جس کا اپریشن ہونا ضروری ہے احباب سے ہمشیرہ کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(جلال محمود۔ جہانیاں۔ کراچی نمبر ۱۹)

۳۔ عزیزہ محمود احمد پسر چوہدری ارشاد احمد صاحب کراچی میں شدید علیل ہیں نیز مکرم حافظ ملک محمد حسین صاحب علوی پنڈدادنخان میں بعارضہ فالج علیل ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالکریم۔ دارالبرکات ربوہ)

۴۔ مکرم عبدالسلام صاحب صراف گولبازار ربوہ کی صاحبزادی مکرمہ امۃ المجید صاحبہ نے بی اے کے امتحان میں بفضل خدا کامیابی حاصل کر لی ہے اس خوشی میں انہوں نے دس روپے مساجد بیرون کے لئے ارسال فرمائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۵۔ میری والدہ کا اپریشن سول ہسپتال لائل پور میں ہونا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ (محمد نواز چٹھہ چک نمبر ۲۷۴ ر ب تحصیل و ضلع لائل پور)

اعلان نکاح

مورخہ ۵ فروری بروز سوموار بعد نماز عصر مسجد دارالبرکات ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے میرے بیٹے چوہدری محمد ارشاد و سیکنڈ الیکٹریشن شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کا نکاح عزیزہ قمر النساء بنت راجہ زین العابدین صاحب سے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (چوہدری محمد شریف کارکن وکالت مال ربوہ)

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ ہر دوا فروش سے خریدیں
حمیدیہ دواخانہ لائل پور / عبداللہ پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ادائیگیوں کا آخری مرحلہ آن پہنچا

غلبہ اسلام کے منصوبہ کو تیز رفتاری سے چلانے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا تھا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہی۔ وعدے لکھوائے اور ادائیگی شروع کر دی۔ ایک معقول تعداد سو فیصد ادائیگی بھی کر چکی ہے باقی مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اس کی فکر کریں۔ آخری مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس سال ہر وعدہ کنندہ نے سو فیصد ادائیگی کرنا ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہم نے مالی میدان میں آگے بڑھنا ہے

انصار نے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق مالی میدان میں اپنے بچوں یعنی خدام الاحمدیہ سے آگے نکلنا ہے۔ اس ٹارگٹ کے جلد از جلد حصول کا تقاضا ہے کہ حضور اقدس کا ارشاد ہر لمحہ ہر رکن کے ذہن میں مستحضر رہے اور اس سلسلہ میں دعاؤں کے علاوہ ہر ممکن قدم اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اہلیہ چوہدری عبدالغنی صاحب آف کویت کی وفات

جماعت احمدیہ کویت کے ایک مخلص دوست برادرم چوہدری عبدالغنی صاحب اپنی اہلیہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ۱۴ دسمبر ۱۹۷۲ء کو پاکستان آئے اور رخصت گزار کر ۶ فروری ۱۹۷۳ء کو واپس کویت چلے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی ان کی اہلیہ صاحبہ (جو کچھ عرصہ سے بیمار تھیں) کی بیماری شدت اختیار کر گئی ان کو کویت آئل کمپنی کے ساؤتھ ویل ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ مگر بقضاء الٰہی ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کو ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کو مکرم چوہدری صاحب جنازہ لے کر پاکستان آئے۔ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ ان کے دیگر عزیز و اقارب کی خواہش تھی کہ تدفین ان کے گاؤں میں کی جائے چنانچہ چوہدری صاحب کے سسرال موضع حافظ حیات ضلع گجرات میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی صرف دو لڑکیاں ہیں۔ بڑی لڑکی شادی شدہ ہے چھوٹی لڑکی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں پڑھتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے میرے والد محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مرحوم ہر سال اس سال کے دوران شائع شدہ احمدیہ کتب پر ایک تبصرہ "الفضل" میں شائع کروایا کرتے تھے جس سے احباب کو ان کتب کی افادیت کا علم ہو جاتا تھا۔ اور علمی میدان میں جماعت کی ترقی بھی عیاں ہو جاتی تھی۔

خاکسار نے ارادہ کیا ہے کہ اس مفید سلسلہ کو جسے احباب پسند کرتے تھے جاری رکھا جائے۔ اس لئے جماعت کے جملہ ادارہ جات اور احباب سے گزارش ہے کہ گزشتہ سال انہوں نے جو کتب شائع کی ہوں یا اس سال شائع کر رہے ہوں ان کی ایک ایک کاپی خاکسار کو ارسال فرما دیں تا کہ یہ تبصرہ ہر لحاظ سے مکمل ہو سکے۔

مبارک محمود۔ پانی پتی
رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸۔ لاہور

مقابلہ حسن قرأت

الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۲۰ امان (۲۰ مارچ) کو آل ربوہ مقابلہ حسن قرأت ۴½ بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے اس مقابلہ کی شرائط درج ذیل ہوں گی

۱۔ ربوہ کے سب دوست مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔
۲۔ مقابلہ کا ایک ہی معیار ہوگا۔
۳۔ سورۃ الصف کی پہلی چھ آیات اس مقابلہ کے لئے منتخب کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور حصہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔
۴۔ تلاوت زبانی ہوگی۔ قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔
۵۔ اول دوم کے علاوہ ایک انعام حوصلہ افزائی کا بھی دیا جائے گا۔
۶۔ مقابلہ میں شامل ہونے والوں کے لئے نام لکھوانے کی آخری تاریخ ۱۹ امان ہے یہ نام خاکسار کو مقررہ تاریخ تک کسی بھی وقت لکھوائے جا سکتے ہیں۔

(نسیم مہدی الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

اطلاع

احباب مطلع ہوں کہ مکرم میاں شریف احمد صاحب اسلام آباد میں اپنی زیر نگرانی تعمیر کا کام مختلف سیکٹروں میں کروا رہے ہیں۔ ان کے پاس تجربہ کار کارندے بھی موجود ہیں عمارتی نقشے اور تعمیر کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت یا خود مل کر بات چیت کر لیں۔

داؤد احمد

پراپرٹی ایکسچینج سنٹر آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد ٹیلیفون [illegible]

اپھارہ کی شدت سے قریب المرگ جانور کو بھی اگر **اکسیر اپھارہ** کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اپھارہ فوراً غائب ہو کر اس کی جان بچ گئی!

قیمت فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی غیر مفید ہونے پر واپسی قیمت کی رعایت۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون ۵۲۲۸۱
سٹاکسٹ: برکت چارہ فروش چک نمبر ۸ جھال خانوآنہ [illegible] لائل پور
مہر خوشی محمد چارہ فروش ریلوے روڈ۔ طارق آباد۔ لائل پور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

درخواست دعا

خاکسار کے بھتیجے عزیزم چوہدری محمد ابراہیم نصرت بھائی نے اطلاع دی ہے کہ ان کا [illegible] کارڈ کا محمد اعجاز کو چھت سے گر پڑنے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹیں آئی ہیں بچہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے اور حالت پیچیدہ اور تشویشناک ہے۔ بچہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب سے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد اسماعیل دیالگڑھی۔ ربوہ)

مرغیاں اور چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

[illegible]

چوزوں کے ریٹ

یک روزہ چوزے پانچ سو تک -/۳۰۰ سینکڑہ
پانچ سو سے ایک ہزار تک -/۲۷۵ "
ایک ہزار سے زائد -/۲۰۰ "
مکس چوزے -/۱۵۰ روپے سینکڑہ
مرغ چوزے یک روزہ -/۵۰ روپے سینکڑہ

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴